پہلی اور تیسری رکعت کے بعد کچھ دیر بیٹھنے کا حکم؟

مجیب: ابو حمزہ محمد حسان عطاری
مصدق: مفتی محمد قاسم عطاری
فتوی نمبر: HAB-0457
تاریخ اجراء: 14 جمادی الاولیٰ 1446ھ / 16 نومبر 2024ء

دارالافتاء اہلسنت
(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ نماز میں پہلی اور تیسری رکعت میں جب دوسرا سجدہ کر لیا جائے، تو کچھ دیر بیٹھ کر پھر کھڑا ہونا چاہیے یا سیدھا کھڑا ہو جانا چاہیے؟ نبی پاک صلی اللہ تعالی علیہ و آلہ وسلم سے کون سا طریقہ ثابت ہے؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَ الصَّوَابِ

نبی پاک صلی اللہ تعالی علیہ و آلہ وسلم کا سجدہ سے قیام کی طرف اٹھنے کا طریقہ یہی تھا کہ آپ درمیان میں بیٹھے بغیر سیدھے کھڑے ہو جایا کرتے تھے اور یہی صحابۂ کرام علیھم الرضوان و تابعین رحمھم اللہ تعالی کا معمول رہا ہے۔ پہلی رکعت اور تیسری رکعت کے دوسرے سجدے سے سیدھا کھڑے ہونے سے پہلے کچھ بیٹھنا جلسۂ استراحت کہلاتا ہے اور احناف کے نزدیک یہ بلا عذر مکروہِ تنزیہی و خلافِ سنت ہے، لہذا اس سے بچنا بہتر ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ تعالی علیہ و آلہ وسلم سے جہاں جلسۂ استراحت ثابت ہے، تو وہاں عذر یعنی عمر مبارک کے زیادہ ہونے کی وجہ سے یہ عمل ثابت ہے۔ نیز جہاں نماز میں دو ارکان کے مابین جلسہ یا قومہ مسنون ہوتا ہے، وہاں کوئی نہ کوئی ذکر بھی مسنون ہوتا ہے، جلسۂ استراحت کے لیے ایسا کوئی ذکر مسنون نہیں، جو اس کے سنت نہ ہونے کی دلیل ہے۔

سنن ترمذی میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے: ”قال: کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ینھض فی الصلاۃ علی صدور قدمیہ: حدیث أبی ھریرۃ علیہ العمل عند أھل العلم: یختارون أن ینھض الرجل فی الصلاۃ علی صدور قدمیہ“ ترجمہ: فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم

نماز میں اپنے قدموں کی انگلیوں پر (زور دیتے ہوئے) قیام کے لیے کھڑے ہوتے تھے۔(امام ترمذی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث پر ہی اہل علم کا عمل ہے کہ وہ اس بات کو اختیار کرتے ہیں کہ آدمی نماز میں اپنے قدموں کی انگلیوں پر (زور دیتے) ہوئے کھڑا ہو۔(سنن الترمذی، جلد2، حدیث 288، صفحہ 80، مطبوعہ مصر)

امام بیہقی رحمہ اللہ تعالی السنن الکبری میں روایت کرتے ہیں: "عن عبد الرحمن بن يزيد قال: رمقت ابن مسعود فرأيته ينهض على صدور قدميه، ولا يجلس إذا صلى في أول ركعة حين يقضي السجود"
ترجمہ: حضرت عبد الرحمن بن یزید رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے کَن اَنکھیوں سے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ کو دیکھا کہ جب آپ پہلی رکعت کے دونوں سجدے مکمل کر لیتے تھے تو بیٹھے بغیر اپنے قدموں کی انگلیوں پر کھڑے ہوتے تھے۔(السنن الکبری، جلد2، حدیث 2764، صفحہ 180، دار الکتب العلمیہ)

امام ابو بکر ابن ابی شیبہ علیہ الرحمۃ (متوفی 235ھ) نے متعدد صحابہ و تابعین رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین کا یہی طریقہ کار ذکر کیا ہے کہ وہ بغیر بیٹھے ہی دوسری اور چوتھی رکعت کے لیے کھڑے ہوتے تھے۔ان میں تقریباً کی اسانید صحیح اور حسن ہیں، ملاحظہ فرمائیں۔

(1) "عن عبيد بن أبي الجعد قال: كان علي ينهض في الصلاة على صدور قدميه" ترجمہ: عبید بن ابو الجعد کہتے ہیں: حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ نماز میں اپنے قدموں کی انگلیوں کے بل کھڑے ہو جاتے تھے۔(مصنف ابن ابی شیبۃ، جلد3، حدیث 4021، صفحہ 373، مطبوعہ ریاض)

(2) "عن عمارة عن عبد الرحمن بن يزيد قال: كان عبد الله ينهض في الصلاة على صدور قدميه" ترجمہ: عبد الرحمن بن یزید کہتے ہیں: حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نماز میں اپنی انگلیوں کے بل کھڑے ہو جاتے تھے۔(مصنف ابن ابی شیبۃ، جلد3، حدیث 4023، صفحہ 372)

(3) "عن الأعمش عن خيثمة عن ابن عمر قال: رأيته ينهض في الصلاة على صدور قدميه" ترجمہ: امام اعمش، خیثمہ سے راوی وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ میں نے آپ رضی اللہ عنہ کو نماز میں انگلیوں کے بل کھڑے ہوتے دیکھا ہے۔(مصنف ابن ابی شیبۃ، جلد3، حدیث 4024، صفحہ 373)

(4)”عن محمد بن عبد اللہ قال: کان ابن أبي ليلى ينهض في الصلاة على صدور قدميه“ترجمہ: حضرت محمد بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت ابن ابی لیلی رضی اللہ عنہ نماز میں انگلیوں کے بل کھڑے ہوتے تھے۔ (مصنف ابن ابی شیبۃ، جلد3، حدیث4025، صفحہ373)

(5)”عن عیسی بن میسرۃ عن الشعبی: أن عمر وعليا وأصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کانوا ینھضون فی الصلاۃ علی صدور أقدامھم“ترجمہ: حضرت عیسی بن میسرہ علیہ الرحمۃ حضرت امام شعبی علیہ الرحمۃ سے راوی کہ حضرت عمر اور مولیٰ علی اور حضور علیہ السلام کے دیگر صحابہ نماز میں اپنی انگلیوں کے بل قیام کے لیے کھڑے ہوتے تھے۔ (مصنف ابن ابی شیبۃ، جلد3، حدیث4026، صفحہ373)

(6)”عن وھب بن کیسان قال: رأیت ابن الزبیر إذا سجد السجدۃ الثانیۃ قام کما ھو علی صدور قدمیہ“ترجمہ: وہب بن کیسان کہتے ہیں: میں نے حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ جب آپ دوسرا سجدہ کرتے تو ویسے ہی اپنے قدموں کی انگلیوں کے بل کھڑے ہو جاتے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ، جلد3، حدیث4027، صفحہ373)

(7)”عن نافع عن ابن عمر: أنہ کان ینھض فی الصلاۃ علی صدور قدمیہ“ترجمہ: حضرت نافع رضی اللہ عنہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں فرماتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہما نماز میں قدموں کی انگلیوں کے بل کھڑے ہو جاتے تھے۔ (مصنف ابن ابی شیبۃ، جلد3، حدیث4029، صفحہ374)

(8)”عن إبراھیم قال: کان ابن مسعود في الركعة الأولى والثالثة لا يقعد حين يزيد أن يقوم حتى يقوم“ترجمہ: حضرت ابراہیم علیہ الرحمۃ سے روایت ہے، آپ فرماتے ہیں: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ پہلی اور تیسری رکعت میں جب کھڑا ہونا چاہتے تو بیٹھتے نہ تھے حتی کہ آپ (یوں ہی) کھڑے ہو جاتے تھے۔ (مصنف ابن ابی شیبۃ، جلد3، حدیث4030، صفحہ374)

(9)”عن الزھری قال: کان أشیاخنا لا یمایلون یعنی: إذا رفع أحدھم رأسہ من السجدۃ الثانیۃ فی الرکعۃ الأولی والثالثۃ ینھض کما ھو ولم یجلس“ترجمہ: امام زہری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ ہمارے مشائخ نماز میں استراحت نہ فرماتے تھے یعنی جب پہلی اور تیسری رکعت میں دوسرے سجدے سے اٹھتے تو بیٹھے بغیر ویسے ہی کھڑے ہو جاتے۔ (مصنف ابن ابی شیبۃ، جلد3، حدیث4031، صفحہ375)

(10)"عن النعمان بن أبي عياش قال: أدركت غير واحد، من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم، فكان إذا رفع رأسه من السجدة في أول ركعة والثالثة قام كما هو ولم يجلس" ترجمہ: حضرت نعمان بن ابو عیاش رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں نے ایک سے زائد اصحابِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کو پایا ہے کہ جب وہ پہلی اور تیسری رکعت کے سجدے سے سر اٹھاتے تو بیٹھتے نہ تھے، جس حالت میں ہوتے، اسی حالت میں ہی کھڑے ہو جاتے تھے۔ (مصنف ابن ابی شیبۃ، جلد3، حدیث4033، صفحہ375)

ان تمام تر صحابہ کرام علیھم الرضوان اور اکابر تابعین کے عمل سے واضح ہو گیا کہ سنت مستمرہ یہی رہی ہے کہ پہلی اور تیسری رکعت کے بعد جلسہ استراحت نہیں کیا جائے گا۔ اور نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا آخر عمر میں اس طرح کرنا عذر کی وجہ سے تھا۔

مبسوط امام محمد میں ہے: "قلت: أفيستحب له إذا نهض أن ينهض على صدور قدميه إذا رفع رأسه من السجود حتى يستتم قائما ولا يقعد قال نعم يستحب له ذلك" ترجمہ: میں نے عرض کی: کیا نمازی کے لئے مستحب ہے کہ سجدے سے سر اُٹھانے کے بعد جب کھڑا ہو تو بغیر بیٹھے قدموں کی انگلیوں پر کھڑا ہو جائے؟ تو امام اعظم علیہ الرحمۃ نے فرمایا: جی ہاں، یہ نمازی کے لئے مستحب ہے۔ (کتاب الاصل، جلد1، صفحہ7، مطبوعہ دائرۃ المعارف)

ردالمحتار میں علامہ شامی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: "الاعتماد وجلسة الاستراحة السنة عندنا تركهما ۔۔۔فيكره فعلهما تنزيها" ترجمہ: سجدوں کے بعد اٹھتے ہوئے زمین پر ہاتھ رکھ کر اٹھنا اور جلسہ استراحت، ان دونوں کا چھوڑنا ہمارے نزدیک سنت ہے، پس ان کا کرنا، مکروہِ تنزیہی ہے۔ (ردالمحتار، جلد1، صفحہ147، مطبوعہ دار الفکر)

کراہتِ تنزیہی کے متعلق نہر الفائق اور منحۃ الخالق میں ہے: "في المعراج أن جلسة الاستراحة مكروهة عندنا إذ المراد بها التنزيه" ترجمہ: معراج میں ہے کہ جلسہ استراحت ہمارے نزدیک مکروہ ہے اور اس سے مراد کراہتِ تنزیہی ہے۔ (منحۃ الخالق، جلد1، صفحہ240، دار الکتاب الاسلامی) (نہر الفائق، جلد1، صفحہ218، دار الکتب العلمیہ)

حضرت سیدنا مالک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں جس جلسہ استراحت کا ذکر آیا ہے، اس کے بارے میں ائمہ نے صراحت کی ہے کہ یہ عذر کی وجہ سے تھا۔

جلسہ استراحت کے متعلق حضرت سیدنا مالک بن حویرث رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے: ”أنه رأى النبي صلى الله عليه وسلم يصلي، فإذا كان في وتر من صلاته لم ينهض حتى يستوي قاعدا“ ترجمہ: آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب طاق رکعت میں ہوتے، تو اس وقت تک نہ اٹھتے جب تک سیدھا بیٹھ نہ لیتے۔ (صحیح البخاری، جلد1، حدیث823، صفحہ164، مطبوعہ مصر)

عمدۃ القاری میں ہے: ”قال الطحاوي: فلما تخالف الحديثان احتمل أن يكون ما فعله في حديث مالك بن الحويرث لعلة كانت به، فقعد من أجلها، لا لأن ذلك من سنة الصلاة، وقال أيضا: لو كانت هذه الجلسة مقصودة لشرع لها ذكر مخصوص ولأن هذه الجلسة للاستراحة والصلاة غير موضوعة لتلك“ ترجمہ: امام طحاوی علیہ الرحمۃ نے فرمایا: جب دو حدیثوں کا آپس میں تعارض ہوا، تو اس بات کا احتمال ہے کہ مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کی حدیث میں جو نبی پاک علیہ السلام کا فعل ہے، وہ کسی بیماری کی وجہ سے ہو اور اسی وجہ سے آپ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم بیٹھے ہوں، اس لیے نہیں کہ یہ نماز میں سنت ہے۔ امام طحاوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ مزید فرماتے ہیں: اگر یہ جلسہ مقصود ہوتا، تو ضرور اس کے لئے مخصوص ذکر مشروع ہوتا ،اور کیونکہ یہ جلسہ آرام کے لیے ہے اور نماز اس (آرام) کے لیے نہیں بنائی گئی۔ (عمدۃ القاری، جلد6، صفحہ98، دار احیاء التراث)

مرآۃ المناجیح میں ہے: ”اس کا نام جلسہ استراحت ہے یعنی آرام کے لیے کچھ بیٹھنا، یہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں سنت ہے، ہمارے ہاں نہیں۔۔ اس حدیث کا مطلب جو یہاں مذکور ہے، یہ ہے کہ آپ بڑھاپے شریف میں جب ضعف کی وجہ سے سجدے سے سیدھے نہ اٹھ سکتے تب تھوڑا بیٹھ جاتے یہ عمل مجبوراً تھا۔“ (مرآۃ المناجیح، جلد2، صفحہ18، نعیمی کتب خانہ، گجرات)

امام ابن الہمام صاحب فتح القدیر اور شیخ محقق شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالی علیہما فرماتے ہیں: ”فقد اتفق أكابر الصحابة الذين كانوا أقرب إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم وأشد اقتفاء لأثره وألزم لصحبته من مالك بن الحويرث على خلاف ما قال، فوجب تقديمه، ولذا كان العمل عليه عند أهل العلم“ ترجمہ: وہ اکابر صحابہ کہ جو حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے زیادہ حضور علیہ السلام کے قریب اور ان کی صحبت کو لازم پکڑے ہوتے تھے اور ان سے زیادہ جو حضور علیہ السلام کے نقشِ قدم پر چلنے والے تھے، اُن اکابر صحابہ کا حضرتِ مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کی روایت کے خلاف پر اتفاق ہے، لہذا انہی صحابہ کی بات کو

مقدم رکھا جائے گا اور اسی وجہ سے اہل علم کا اس پر عمل ہے۔(لمعات التنقیح، جلد2، صفحہ545، دار النوادر)(فتح القدیر، جلد1، صفحہ309، دار الفکر)

اور اسی سبب سے ائمہ اربعہ میں سے امام شافعی علیہ الرحمۃ کے علاوہ کسی کے نزدیک بھی ایسا کرنا سنت نہیں۔ جیسا کہ جوہرہ نیرہ میں ہے:"(ولا يقعد) وبه قال مالك وأحمد وقال الشافعي يجلس جلسة خفيفة"ترجمہ: اور نمازی پہلی اور تیسری رکعت میں سجدے کے بعد نہیں بیٹھے گا، یہی مؤقف امام مالک اور امام احمد بن حنبل علیہما الرحمۃ کا ہے اور امام شافعی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ وہ تھوڑا بیٹھے گا۔(الجوهرة النيرة، جلد1، صفحہ54، المطبعة الخيرية)

حافظ ابن عبد البر رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں:"واختلف الفقهاء فی النهوض من السجود إلى القيام فقال مالك والأوزاعي والثوري وأبو حنيفة وأصحابه ينهض على صدور قدميه ولا يجلس وروى ذلك عن ابن مسعود وابن عمر وابن عباس وقال النعمان بن أبي عياش أدركت غير واحد من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم يفعل ذلك وقال أبو الزناد تلك السنة وبه قال أحمد بن حنبل وإسحاق بن راهويه قال أحمد أكثر الأحاديث على هذا قال الأثرم ورأيت أحمد بن حنبل ينهض بعد السجود على صدور قدميه ولا يجلس قبل أن ينهض وذكر عن ابن مسعود وابن عمر وأبی سعيد وابن عباس وابن الزبير أنهم كانوا ينهضون على صدور أقدامهم۔"ترجمہ: سجدے سے قیام کی طرف کھڑے ہونے میں فقہائے کرام کا اختلاف ہے، امام مالک، امام اوزاعی، امام سفیان ثوری اور امام اعظم اور اُن کے اصحاب رحمۃ اللہ تعالی علیہم فرماتے ہیں کہ (نمازی پہلی اور تیسری رکعت میں دوسرے سجدے کے بعد) بغیر بیٹھے اپنی انگلیوں کے بَل کھڑا ہو گا اور یہی حضرت ابنِ مسعود، ابنِ عمر اور ابنِ عباس رضی اللہ عنہم اجمعین سے مروی ہے۔ اور حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کئی ایک صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو ایسا ہی کرتے دیکھا ہے۔ امام ابو الزناد علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: یہی سنت ہے اور اسی کے قائل امام احمد بن حنبل اور اسحاق بن راہویہ علیہما الرحمۃ ہیں۔ امام احمد علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: اسی بات پر اکثر احادیث مروی ہیں۔ امام اثرم علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: میں نے امام احمد بن حنبل علیہ الرحمۃ کو سجدے کے بعد بغیر بیٹھے اپنی پاؤں کی انگلیوں کے بل کھڑا ہوتے دیکھا ہے۔ اور حضرت ابن مسعود، ابن عمر، ابو سعید، ابن زبیر رضوان اللہ علیہم اجمعین کے بارے میں مذکور ہے کہ یہ حضرات بھی اپنے پاؤں کی انگلیوں کے بل قیام میں کھڑے ہو جاتے تھے۔(التمهيد لما فی المؤطا من المعانی والاسانيد، جلد19، صفحہ255،254، طبع المغرب)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُه اَعْلَم صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com

daruliftaahlesunnat

DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat

feedback@daruliftaahlesunnat.net